سارے ہندو جنتا

اور

ہندو مہاسبھا سے پوچھنے کی

# ایک بات

ہندو جاتی کے سب ہی نر ناری دھیان کرکے پڑھیں

ہندو سماج کے ایک سیوک نے لکھا

مارچ ۱۹۲۵ء میں

محبوب المطابع الکٹرک پریس دہلی میں چھپا

# ہندو مہاسبھا کو چیتاونی

## سدھو اور مہنت سناتن دھرم کا انگ ہیں

## بودھ گیا کے مہنت جی کی رکھشا کا وچار

ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں اور اُن سب پُرشوں کی سیوا میں جو ہندو مہا سبھا کے نیموں سے پریم رکھتے ہیں، میرا یہ کہنا ہے کہ "ہندو مہا سبھا" کس چیز کا نام ہے؟ اور ہندو کون لوگ ہیں؟ جن کی یہ سبھا اور مہا سبھا ہے، کیا ہندو وہ لوگ ہیں جو انگریزوں جیسے کپڑے پہنتے ہیں، سمندر پار جاکر سب لوگوں کے ساتھ کھلم کھلا پان کرتے ہیں؟ اور گئو ماس بھی سب کے سامنے ٹھیک کر کھا لیتے ہیں اور جو ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی ہوٹلوں اور ریل کے اسٹیشنوں پر سب سے مسلمانوں اور مہتر قوم کے خانساماں لوگوں کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا اور ہر طرح کا ماس کھا لیتے ہیں، اور پھر کانگریس کے جلسے میں جاکر ہندو سنگٹھن اور ہندو سدھار کا گیت گاتے ہیں، تو پوچھنا چاہیئے کہ یہ ہندو مہا سبھا بھی انہی مہا پرشوں کی ہے؟ اور کیا ہندو ایسے ہی آدمیوں کو کہا جاتا ہے، مگر میں اسکو نہیں مانوں گا، میرا وچار تو یہ ہے کہ وہ دوان نیک نی مہا پرش لوگ ایسے لوگوں کو جو سمندر پار جاکر گئو ماس کا بھوجن کریں اور ہوٹلوں میں مہتر وغیرہ کا پکایا ہوا ہر طرح کا ماس کھا جائیں وہ ہندو نہیں ہیں اور ہندو مہا سبھا ایسے اگیانی لوگوں کی سبھا نہیں ہے۔ تو کیا ہندو وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہیں اور جنکے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش لکھکر ہندو دھرم اور مورتی پوجا کا خوب ہی کھنڈن کیا ہے، اور جنکے چیلے شری رامچندر جی اور شری کرشن جی بھگوان اور انکی پوتر پستک گیتا جی کو بازاروں میں کھڑے ہو کر نندا کیا کرتے ہیں اور جنہوں نے یہ دل دکھانیوالی بات پنجاب کے شہروں میں

پُکار پُکار کر کہی تھی کہ اگر رامچندر جی اور کرشن جی سوامی دیانند جی کے سامنے ہوتے تو یہ دونوں اوتار سوامی جی کے چرنوں میں اپنا سیس نوا دیتے۔ جسکا بہت سے ہندوؤں کو دُکھ ہوا تھا، اور کئی شہروں میں اندولن مچا تھا +

مگر میں جانتا ہوں کہ ہندو سبھا کے نیتا کبھی آریہ سماجیوں کو ہندو نہیں مانیں گے اور سناتن دھرم کو ناش کرنیوالوں کو ہندو نہیں کہیں گے، کیونکہ آریہ سماجی تو اپنے آپ کو خود ہی ہندو کہنا اور کہوانا مہا پاپ سمجھتے ہیں۔

تو کیا ہندو وہ آریہ سماجی ہیں، جو مورتی پوجا کو بُرا بتاتے ہیں اور جو مندروں میں گھسکر مورتیاں توڑ ڈالتے ہیں، اور منو جی کے دھرم شاستر انوسار جتنی باتیں ہیں ان سب کا کھنڈن کرتے ہیں؟ تو پھر میں ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ لوگ ہندو ہیں جنہوں نے دیانند شتابدی متھرا کے سمے متھرا کے پجاریوں کو اور پنڈوں کو مار مار کر لہو لہان کر دیا تھا، اور کیا وہی لوگ ہندو ہیں جو چماروں کو۔ مہتروں کو۔ ڈوموں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں اور اپنے کنوؤں پر چڑھاتے ہیں اور اُنکو ہندو قوم کا انگ بنا کر اُنکو جنیؤ پہناتے ہیں لیکن ہندو سادھوؤں اور مہنتوں کو چماروں اور مہتروں اور ڈوموں سے بھی زیادہ نیچ اور اچھوت کہکر ہندو قوم کے انگ سے سڑے ہوئے ماس کی طرح کاٹکر الگ پھینک دینا چاہتے ہیں۔ مجھے وشواش ہے کہ ہندو مہا سبھا میں ایسے آدمیوں کو ہندو نہیں مانا جاتا ہوگا +

تو کیا ہندو وہ لوگ ہیں جنکے ہاں ماس کھانا ضروری سمجھا گیا ہے اور ماس [illegible] بہت بلوان مانی جاتی ہے اور جسکے نیتا مہاتما ہنسراج جی ہیں، اگر یہ ٹھیک ہے تو مجھے [illegible] کیا ہندو ماس کھانیوالوں کو کہا جاتا ہے۔ میں تو یہ کہونگا کہ ہندو کبھی ماس نہیں کھاتا اور کبھی وہ کرم نہیں کرتا جو دیا کے انوسار نہو۔ کیونکہ مہا پرشوں نے کہا ہے:-

## دیا دھرم کا مول ہے اور اہنسا پرمو دھرما

جتنی باتیں میں نے ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں سے پوچھی ہیں اگر ان میں سے کوئی بات بھی ایسی ہو

جسکو سنکر ہندو مہا سبھا کے نیتا یہ کہیں کہ ہماری سبھا میں ایسا کوئی منش نہیں ہے جسکے کرم اور جسکے خیالات اوپر لکھے ہوئے جیسے ہوں تو میں سو سو دھنیاد ہندو مہا سبھا کو دونگا۔ مگر پھر بھی میرا یہ پوچھنا باقی رہ جائیگا کہ ہندو مہا سبھا کے چلانیوالے کونسی قسم کے ہندو ہیں جب ان میں شری رام اور شری کرشن بھگوان کی نندیا کرنیوالے نہیں ہیں، اور جب ان میں مہترونکے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھانیوالے نہیں ہیں، اور جب ان میں سمندر پار جاکر گئو ماس کھانیوالے نہیں ہیں۔ اور جب ان میں گیتا جی کو ٹھوکر مارنیوالے نہیں ہیں، اور جب ان میں مورتی کھنڈن کرنیوالے اور دھرم شاستر کو بگاڑنیوالے نہیں ہیں تو پھر میں پوچھونگا کہ ہندو مہا سبھا میں اور کس قسم کے ہندو ہیں؟
ہندو مہا سبھا میں سی آر داس بابو سوراجیوں کے نیتا ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ہندو مہا سبھا سی آر داس بابو سے ذرا یہ تو پوچھے کہ انہوں نے دلی ملاپ کانفرنس کے موقع پر یہ کہا تھا یا نہیں کہ "میں ایسی گئو کو دیوتا نہیں مانتا جو مسلمانوں کے ہاتھ سے اور انگریزونکے ہاتھ سے کٹکر مرجائے اور اپنی رکھشا نکرسکے" کیا ہندو ایسے ہی بچن مکھ سے نکال سکتے ہیں! اور کیا سی آر داس بابو نے یہ بڑا بول منہ سے نکالکر اپنے ہندو پن کو کلنک کا ٹیکہ نہیں لگا لیا۔ اور کیا ہندو مہا سبھا میں پنڈت سندر لال جی بھی ہیں جنھوں نے دہلی کی ملاپ کانفرنس کی بھری سبھا میں یہ کہدیا تھا کہ میں گئو اور بکری اور کتے کو برابر کا سمجھتا ہوں۔ تو کیا وہ آدمی ہندو ہو سکتا ہے جو گئو ماتا کو کتے کے برابر مانتا ہو۔ میں شری پنڈت مدن موہن مالویہ جی کا نام ہندو مہا سبھا میں بہت اونچا دیکھتا ہوں مگر مجھے یہ پوچھنے کی آگیا ملنی چاہیئے کہ وہ جو راتدن لاٹ صاحب اور انگریزوں کیساتھ رہتے سہتے ہیں اور انکے کسی طرح کی چھوت چھات نہیں کرتے اور وہ جو چماروں اور مہترونکو اور ڈوموں کو برہمنوں اور چھتریوں کی برابر لاکر بٹھا دینا چاہتے ہیں تو کیا وہ یہ ہندو دھرم کے انوسار کرتے ہیں اور یہ کرم کرنے کے بعد وہ پھر بھی ہندو کہے جاسکتے ہیں۔ یا نہیں؟
تو کیا ہندو مہا سبھا کے بڑے نیتا لالہ لاجپت رائے جی ہندو ہیں؟ جو برسوں سمندر پار کے ملکوں میں گورے آدمیوں کیساتھ اور مسلمانونکے ملکوں میں مسلمانوں کیساتھ رہکر کھان پان کرتے رہے تو کیا لالہ جی نے اپنے ہندو دھرم کو بچایا؟ اور کیا انہوں نے ان برتنوں میں بھوجن نہیں کیا جنمیں گئو ماس بھی کھایا

جاتا ہے، اور کیا اُس میز پر بیٹھکر برسوں کھانا نہیں کھایا جہاں گورے اور مسلمان گئوماس رات دن میں کئی کئی دفعہ کھاتے رہتے ہیں۔

میری بدھی تو بالکل چکر میں ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندو مہا سبھا میں ہندو کون ہی ؟ جو ٹھیک ٹھیک ہندو دھرم پر چلتا ہو۔ جب ایسا کوئی نہیں ہی تو پھر ہندو جاتی اور ہندو جنتا کی رکھشا کا بڑا بول کس منہ سے بولا جاتا ہے۔

## آریہ سماج سے سوال

اب میں آریہ سماج سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جو سادھوؤں اور مہنتوں کو شہر شہر گاؤں گاؤں گلی گلی، دوارے دوارے بدنام کرتے پھرتے ہیں، اور ہندو جاتی کے انگ سے سادھوؤں اور مہنتوں کو سڑے ہوئے ماس کی طرح کاٹکر پھینک دینا چاہتے ہیں تو کیا کبھی انہوں نے اسکا بھی وچار کیا کہ سادھو اور مہنت چماروں اور چوڑوں اور ڈوموں سے بھی گئے گزرے ہیں کہ انکو تو تم ہندو جاتی میں ملا رہے ہو، اور مہنتوں اور سادھوؤں کو دھکے دیکر نکال رہے ہو +

دوسرا سوال میں آریہ سماجی بھائیوں سے یہ کرونگا کہ تم بھائی لوگ بھولے بھالے ہندوؤں کو یہ کہکر دھوکا دیتے ہو کہ ہم گئو ماتا کی رکھشا کرنی چاہتے ہیں مگر یہ تو بتاؤ کہ سوائے باتیں بنانے کے تم نے گئو رکھشا کا کام کونسا کیا۔ اور کونسا آریہ بھائی گئو رکھشا کے لیئے جیلخانے گیا۔ کس آریہ بھائی کا دھن دولت گئو کے لیئے برباد ہوا! اور کتنے آریہ بھائی ہیں جو گئو رکھشا کے کارن پھانسی پر چڑھے ہے اور کس کس آریہ بھائی نے پنجرا پول اور گئو شالے بنائے ؟

مجھے تو اس سارے بھارت سنسار میں ایک آریہ پنڈت بھی ایسا دکھائی نہیں پڑتا جس نے گئو کے لیئے اپنے پران تیاگے ہوں یا دھن دولت لٹایا ہو۔ یا عمر بھر کیلیئے جیل کی کوٹھری میں بند ہوا ہو۔ یا کوئی گئوشالہ بنایا ہو۔ مگر میں سادھو اور مہنت بھائیوں میں ایسے بہت سے آدمی دکھا دونگا جنہوں نے گئو کے لیئے گھر بار لٹا دیا۔ عمر بھر کیلیئے جیلخانے چلے گئے، اور انہیں سے کئی پھانسیوں پر چڑھ گئے۔ اگر کسی کو شک ہو تو کرتارپور اور اجودھیا جی کی گزرے ہوئے جھگڑوں کا دھیان کرے کہ وہاں گئو ماتا کیلیئے آریہ سماجی

گھر بار سے برباد ہوئے یا سادھو اور مہنت - آریہ سماجی گئو ماتا کیلئے جیلخانوں میں گئے یا سادھو اور مہنت - آریہ سماجیوں کو گئو ماتا کے لئے پھانسیاں ہوئیں یا سادھوؤں اور مہنتوں کو - اور گئو شالے سناتن دھرم ہندوؤں کے ہیں یا آریوں کے۔

سب جانتے ہیں کہ کرتار پور اور اجودھیا جی اور دوسری بستیوں اور جگہوں پر جہاں جہاں گئو رکھشا کے جھگڑے ہوئے ایک بھی آریہ سماجی قید نہیں ہوا - ایک بھی آریہ سماجی کا سر نہیں پھوٹا - ایک بھی آریہ سماجی کا گھر نہیں لٹا - ایک بھی آریہ سماجی پھانسی پر نہیں چڑھا - اور ایک بھی آریہ کا کوئی گئو شالہ نہیں ہے - مگر سادھو اور مہنت اب تک جیلخانوں میں ہیں اب تک پھانسی چڑھنے والے سادھوؤں اور مہنتوں کے گھر والے اُنکو رو رہے ہیں - آریہ بھائی تو سناتن دھرم ہندوؤں کو مسلمانوں سے لڑا کر چپ چاپ الگ کھڑے ہو کر تماشا دیکھا کرتے ہیں - جہاں جہاں اور جس جس شہر میں ہندو مسلمانوں کی لڑائی ہوتی ہے وہاں کھوج نکالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بھائی لڑائی ڈلواتے ہیں اور جب لڑائی ہو جاتی ہے تو سناتن دھرم ہندوؤں ہی کے چوٹیں لگتی ہیں - انہی کے مندر لوٹے جاتے ہیں اور اُنہی کی مورتیاں توڑی جاتی ہیں - اور اُنہی کے دھن کی لوٹ ہوتی ہے اور اُنہی کے گھر بار کو آگ لگائی جاتی ہے - اور وہی سناتن دھرم ہندو کچہریوں میں کھچے پھرتے ہیں اور پھر وہی سناتن دھرم ہندو جیلخانوں میں بھیجے جاتے ہیں، اور اُنہی سناتن دھرم ہندوؤں کا بیوپار مسلمانوں کے بائی کاٹ سے تباہ ہو جاتا ہے - کوئی بتائے کہ آریہ سماجی بھائیوں کا بھی کسی لڑائی جھگڑے میں آج تک کوئی نقصان ہوا ہے -

کیسے دکھ کی بات ہے، سناتن دھرم بھائیوں کی آنکھ نہیں کھلتی - اور وہ آریہ سماجی بھائیوں کے ہتھکنڈوں سے خبردار اور ہوشیار نہیں ہوتے -

اب میں اپنے لیکھ کے انت میں ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں سے ایک اور بات جو سب سے بڑی ہے پوچھکر اس لیکھ کو پورا کر دیتا ہوں، اور وہ بات یہ ہے کہ بودھ گیا جی

کے مہنت جی کو بودھ گیا کے مندر سے بے دخل کرنے کی کھچڑی پک رہی ہے۔ اور آریہ سماجی بھائیوں اور اُن کے مورکھ سناتن دھرم ہندو متروں نے ایکا کر لیا ہے کہ بودھ گیا جی کا مندر بدیشی برھما۔ جاپان اور چین والوں کو دے دیا جائے۔ اور بدھ دھرم کے چینی، جاپانی اور برہمی لوگ ہندوؤں کے اس پوتر استھان پر قبضہ جما لیں۔ اور ہندوؤں کے مہنت کشن دیال جی کو اور اُن کے بہت پراچین قبضہ کو وہاں سے اُٹھا دیا جائے۔ ہندو بھائیوں کو لجیا نہیں آتی کہ اپنا پوتر استھان ان بدیشیوں کو دیئے دیتے ہیں، جن کے ہاں ہر طرح کا ماس کھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چوہا اور مینڈک اور سانپ اور بچھو اور گندگی کے کیڑے بھی کھا جاتے ہیں۔ تو کیا ہندو جاتی یہ چاہتی ہے کہ بودھ گیا کے مندر میں گؤ ماس بودھ دہرم والے کھلم کھلا بیٹھکر کھائیں، اور کیا ہندو جنتا کروروں جیئوں کی ہتیا جو بودھ دھرم والوں کے کھانے کے لیئے بودھ گیا کے مندر میں ہوا کرے گی اپنی آنکھوں سے دیکھنا کوئی بڑا پن سمجھتی ہے۔ نہیں نہیں۔ اے ہندو بھائیو! بدھی سے کام لو، اور بودھ گیا جی کے مندر کو مہنت کشن دیال جی کے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ کہ یہ اتنا بڑا پاپ ہو گا جس کا کوئی بھی پراشچت نہیں ہو سکتا ۔

اور یہ بھی دھیان رکھو کہ سادھو اور مہنت ہندو شریر اور ہندو جنتا کے انگ کے لیئے ایسے ہیں۔ جیسے اندھیرے میں چندرما کی جوت اور جیسے گرمی اور سوکھے میں ٹھنڈا پانی۔ اگر کسی مہنت اور سادھو میں دھرم کے برخلاف کوئی بات دیکھو تو اُسکو اس طرح سمجھاؤ کہ دوسری جاتیوں میں ہندو دھرم بدنام نہ ہو کہ بڑوں نے کہا ہے۔ اپنا گھٹنا کھولنا اور آپ ہی لاجوں مرنا ۔

سناتن دھرم کا
ایک سیوک

# دُکھ بھرا سندیسا

لیکھ پورا ہونے کے بعد شری پنڈت راج نرائن جی آرمان کھٹ شاستری کا ہندو سماچار پتر نظر پڑا جس کی دکھ بھری خبروں کو دیکھکر کون ہندو ہے جو سنتوش سے چُپکا بیٹھا رہیگا، اور اُس کا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوجائے گا۔

پنڈت راج نرائن جی کا ہندو سماچار دہلی راجدھانی میں ہندو جاتی کی بڑی سیوا کر رہا ہے، اور خود پنڈت جی جس پریم اور اچھے بھاؤ سے سناتن دھرم کی رکھشا کر رہے ہیں اُسکو ہر کوئی جانتا ہے۔ پوجیہ پاد سوامی شردھانند جی مہاراج کے سب چھُپے پول پنڈت جی نے کھول کر رکھ دیے اور ایک ایک بات دکھادی کہ سوامی جی نے ہزاروں روپیہ کھالیا ہے، اور وہ سناتن دھرم ہندوؤں کو دھوکہ دے رہے ہیں، گرُوکُل کے غریبوں اور بھوکوں کے لیئے سوامی جی کو جو ہزاروں روپیہ سناتن دھرم ہندوؤں نے دیا تھا وہ اُنہوں نے اپنے لڑکے اِندر کو دیدیا اور اس روپے سے اخبار ارجن جاری کیا گیا جو سناتن دھرم کی جڑ کاٹ رہا ہے اب وہی سوامی جی متھرا میں جاکر کرشن بھگوان کی نگری کو اُجاڑنا اور برباد کردینا چاہتے ہیں

ہندو جاتی آنکھ کھولے۔ اور ہندو سماچار دہلی کی سہایتا کرے اور متھرا میں جو کچھ آریہ سماج نے کیا ہے اُسکا کچھ بندوبست کرے۔ نہیں تو ساری دُنیا سے کہہ دے کہ ہندو تو مر گئے ہیں، اور اُن کو آریہ سماج سے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اور اُن کو اپنے دھرم کی لجّیا نہیں رہی ہے *

وہی اوپر والا سیوک



(ہندو سماچار دہلی مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء)

# متھرا اور بندرابن میں آریہ سماجیوں کا فساد

## مندروں اور گھاٹوں پر حملہ کر کے گستاخیاں کیں

## مندر میں تھوکا گیا اور گالیاں دی گئیں

## شہر متھرا میں سماجیوں کی حرکات کے خلاف زبردست جلسہ

# مفصل حالات

متھرا میں دیانند جنم شتابدی اُتسو ۱۵ فروری سے شروع ہوا تھا جسمیں سماجیوں کی ہر حصہ ہند سے کافی تعداد شریک تھی۔ کچھ آریہ سماجی ۱۴ فروری کو بھی آگئے تھے اُسی روز سے اُنہوں نے متھرا کے مقدس گھاٹوں وغیرہ پر خلاف تہذیب حرکات شروع کر دی تھیں۔ ۱۵ فروری کو بھی چند گھاٹوں پر جوتا لیجانے اور صابون سے نہانے کیلئے سماجیوں کو روکا گیا اور کشمکش ہوتے ہوتے رہ گئی چند جداگانہ حالات حسب ذیل ہیں۔

## مندر گوپال جی پر گستاخیاں

بندرابن کے شروع میں مہاراجہ صاحب جے پور نے ایک نہایت خوشنما اور عظیم الشان مندر تعمیر کرایا ہے وہاں ۱۶ فروری کو آریہ سماجی جماعت پہنچی۔ پہرہ داروں اور منتظمان نے اُنکو مندر جوتا اور جراب پہنکر جانے سے روکا تو اُنکو آریہ سماجیوں نے جواب دیا کہ "کیا پاجامہ اور دھوتی بھی اُتار کر ننگے ہو کر جائیں" یہ شر انگیزی دیکھکر مندر کے تمام پہرہ دار لٹھ لیکر دروازہ کی حفاظت کیلئے بیٹھ گئے تب وہ سماجی جتھا وہاں

شرارت کرنے سے باز آیا۔ اس مندر کے منتظم برہمچاری ہنس داس جی ہیں۔

## شری زنگ ناتھ جی کے مندر پر سماجیوں کا حملہ اور دل آزار حرکات

آگے بڑھ کر بندرابن کا مشہور، واجب التعظیم مندر شری زنگ ناتھ جی کا ہے، وہاں ۱۶ فروری کو صبح دس بجے آریہ سماجیوں کی کافی تعداد گئی۔ اُس کو جوتا اور جراب اُتار کر اندر جانے کو کہا گیا تو اس پر جھگڑا ہوا۔ سماجی جب آگے بڑھنے لگے تو اُن سے کہا گیا کہ بھگوان کے پرساد بٹ جانے پر جانا تو انہوں نے مندر والوں سے کہا کہ "یہ پبلک کی جگہ ہے ہم ان مورتیوں کو یہاں سے باہر نکال دینگے"۔ زبردستی اندر جانے پر پہا بیر جمعدار مندر نے روکا تو اُس کے سر پر لاٹھی ماری جس سے ماتھا پھٹ گیا۔ اور خون نکلنے لگا۔ دوسرے لوگوں کو بھی مارا۔ سماجیوں کی تعداد بہت تھی، اس لیئے مندر والے ہٹ گئے، سماجی جاتے ہوئے پہرے والوں سے ایک بلم اور مشعل جلانے کی دو لکڑیاں چھین کر بھاگ گئے۔

**دوسرا حملہ** دوبارہ ۱۷ فروری کو آریہ سماجی اس مندر میں جانے کو آئے اور بدستور شرارتیں برپا کیں، ست کھنا دروازے کی چابی پہرے دار سے جبراً چھین لی، کیونکہ اگر جانے سے روکا گیا تھا۔

**تیسرا حملہ** ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ فروری کو اِکا دُکا سماجی آتے رہے لیکن ۲۱ فروری کو قریباً دو سو آریہ سماجی آئے اور مندر میں نہ جانے کا وقت ہوتے ہوئے بھی جبراً گھس گئے، ایک بورڈ کو لیجانے لگے جس پر لکھا ہوا تھا کہ "آریہ سماجیوں کو اندر جانیکی ممانعت ہے" پہرہ داروں نے وہ بورڈ مانگا تو اُن کو بہت مارا پیٹا گیا۔ اور چند مہاتماؤں پر سماجیوں نے حملہ کیا۔ مندر میں جانے پر جراب اُتارنے کو کہا گیا تو سماجیوں نے انکار کیا، اور کہا کہ جراب اور دھوتی دونوں میں کپڑا ہے، تم لوگ دھوتیاں بھی اُتار دو۔ چندن گھسنے کی جگہ

سماجیوں نے تھوکا۔ اور بھگوان کی سامنے جاکر جرا ہیں پہنیں اور سوامی دیانند کی جے کے نعرے لگائے اور کہا کہ ان مورتیوں کو ہم بہت جلد توڑ ڈالیں گے۔ پشکرنی (تالاب) جو نہایت مقدس ہے اور جسکا پانی بھگوان کی مورتی کے اشنان کو جاتا ہے وہاں جرا جوتا لے گئے اور کہا کہ "یہ پانی تو ہماری جوتی سے بھی گندہ ہے" باغیچہ جہاں ہر شکروار کو بھگوان کی سواری نکلتی ہے وہاں جبراً تمام آریہ سماجی جوتے لیگئے۔ اس مندر میں ایک ستون ساڑھے بارہ من سونے کا ہے۔ سماجی کہتے تھے کہ "اس کو توڑ کر گوروکل کو دے دو"

**چوتھا حملہ**:- ۲۲ر فروری کو آریہ سماجی لوگ مندر میں جانے لگے، لیکن اُن کو بمشکل دروازہ پر روکا گیا۔ اب دروازہ پر پولیس کا پہرہ لگا ہوا ہے۔

## مندر کی دیواروں پر پاجیانہ حرکات

شری رنگ جی کے مندر کی اندرونی دیواروں پر آریہ سماجیوں نے کوئلوں اور پنسلوں وغیرہ سے اس قدر لکھا ہے کہ تمام دیواریں بھر گئی ہیں۔ دیواروں کی چند تحریرات ہم ذیل میں دیتے ہیں :-

" سوامی دیانند کی جے۔ گرو ورجانند کی جے۔ سوامی شردھانند کی جے۔ ویدک دھرم کی جے مہاتما ہنسراج کی جے۔ نمستے۔ ہم یہاں سے نہیں جائیں گے۔ سناتن دھرمی بھائیوں کو مرجانا چاہیئے، آریوں کا قبضہ اس مندر پر ہو جائے گا۔ لالہ سائیں داس جی ایم۔ اے پرنسپل۔ لالہ دیوانچند ایم۔اے۔ ایک مورت کی پوجا کرو سب آریہ بن جاؤ۔ اور مندروں کو توڑ دو۔ اگلی شتابدی پر اسپر قبضہ ہوگا۔ اگلی شتابدی پر یہاں آریوں کا راج ہوگا۔ اگلی شتابدی اجگہ ہوگی۔ آریہ سماج مندر۔ پوپ جی سچیت (ہوشیار) ہو جاؤ نہیں تو دُرگتی ہوگی۔ سناتنی کی ماں کی.... (یہ لفظ ہم نہیں لکھنا چاہتے ایڈیٹر) اس مندر میں آریہ پاٹھ شالہ ستھاپت ہوگی۔ مندر آریوں کا ہے۔ کنٹھی توڑ دو" وغیرہ وغیرہ

## لالہ بابو کے مندر میں بے ادبی

اس مندر میں سماجیوں نے معمولی شور برپا کیا، اور مندر کی دیوار پر صرف اس قدر لکھا :-
"ویدک دھرم کی جے "

## مندر رادھا رمن جی پر سماجیوں کا حملہ

۱۸- فروری کو پہلے کوئی بیس آریہ سماجی آئے۔ مندر میں جانے لگے جراب اور جوتا اُتارنے کو کہا گیا تو پہرہ دار سپاہی باسدیو کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اور گالیاں دیں۔ اُس کے سر پر لاٹھی ماری جس سے ضرب شدید آئی۔ شور ہونے پر اور آدمی آگئے۔ سماجیوں نے اُن پر بھی حملہ کیا جس سے ہر دو طرف کے آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ سماجی مار پیٹ کر بھاگ گئے۔ بعد میں مندر کا پھاٹک بند کر دیا گیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد قریباً دو ہزار آریہ سماجیوں نے حملہ کیا۔ گوسوامی بجے کرشن جی دروازہ مندر کی چھت پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ یہ وقت آپس کی لڑائی کا نہیں ہے۔ سماجیوں نے کہا کہ دروازہ کھول دو' ورنہ ہم اندر آکر تم سبھوں کی بوٹی بوٹی کاٹ دینگے۔ گوسوامی جی نے اپنے بھائی گوسوامی کرشن چیتن جی آنریری مجسٹریٹ سے کہا کہ اب پولیس میں اطلاع بھجوا دو۔ چنانچہ گوسوامی مدن موہن جی جو مندر سے باہر تھے اُنہوں نے پولیس میں اطلاع دی تو سب انسپکٹر پولیس مع چند کانسٹبلوں کے آگئے، اُس وقت تک سماجیوں کا ہنگامہ جمع تھا۔ پولیس کو دیکھکر کچھ سماجی ہٹ گئے اور لالہ کاشی رام وئید پردھان آریہ سماج لاہور نے جو مشہور تجربہ کار۔ اور پولیس جاننے والے ہیں فوراً ہی یہ چال چلی کہ پولیس سے کہا کہ "آپ آگئے ہیں اب ہمارا شک رفع ہو جائیگا کیونکہ ہمیں شک ہے کہ مندر میں ہمارے چند آدمیوں کی لاشیں ہیں"۔ چنانچہ سب انسپکٹر پولیس سنے مع کاشی رام وئید کے اندر جا کر دیکھا تو کاشی رام کو سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ دوسری

طرف مندر کا پچھلا حصّہ کچھ ٹوٹا ہوا ہے، چند سماجی اُس پر چڑھ کر مندر میں جانے لگے تو برابر والے مکان پر کھڑی ہوئی لڑکیوں نے کہا کہ "یہ راستہ پاخانہ کو جاتا ہے"۔ تب وہ لوگ وہاں سے واپس چلے گئے۔

**نوٹ:-** یہ وہ حالات ہیں جو پانچ ہندوؤں نے بندرابن جاکر تحقیقات کرکے نوٹ کیئے ہیں ؀

## متھرا میں سماجیونکی دل آزار حرکات

# بھگوان کے مُکٹ کو پھینکدیا

## چوبوں پر حملہ اور بازار بند

بندرابن میں تو اس طرح سماجیوں نے سخت پاجیانہ اور دل آزار حرکات کیں لیکن متھرا میں سب سے زیادہ بیہودگی کی ہے، اگرچہ ۱۵ ر فروری سے ہی گھاٹوں پر ان لوگونکی شیطانی حرکات ہو رہی تھیں، جوتا لیجانے۔ صابون لگانے اور دانتون کرنے سے روکنے پر چوبوں کو گالیاں دینی اور اپمان کرنا، یہ تو معمولی باتیں تھیں، لیکن ۱۲ ر فروری کو وشرانت گھاٹ پر ایک چوبے کے لڑکے کے مُنہ پر تھپڑ مار دیا۔ کیونکہ وہ صابون سے نہانے پر روکتا تھا۔ اس کے کچھ دیر بعد سماجیوں کا ایک بہت بڑا ہجوم آیا۔ جس میں دیانند کالج کے لڑکے ہاتھوں میں ہاکی سٹک لیئے ہوئے بھی تھے۔ وہ لوگ وشرانت گھاٹ پر آئے۔ ایک اندھا لڑکا اُس وقت کبیر جی اور سورداس جی کے بھجن گا رہا تھا۔ جن میں بھگوان رام اور بھگوان کرشن کی تعریف تھی، اُس کو گالیاں دیکر بٹھا دیا گیا،

اور کہا تم یہ کیا پوپ لیلا کر رہے ہو۔ ایک میز جو اندھے لڑکے کے آگے رکھی تھی اُسکو سماجیوں نے توڑ ڈالا۔ اور شری مکٹ منڈل پر حملہ کیا۔ وہاں بھگوان کرشن کا وہ مکٹ رکھا ہوا ہے جو کنس کو مارنے کے وقت آپ کے سر پر تھا، اُس مکٹ کو ہاکی سٹک سے کھینچکر گرادیا۔ اور تکیے اور گدی کو بھی گرادیا۔ چوبوں نے روکا تو چوبوں پر حملہ کیا گیا۔ اس پر چوبوں اور سماجیوں میں مقابلہ ہوا۔ سماجیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لیئے قریب کے کچھ لوگوں نے اپنی حفاظت کے لیئے چھتوں سے ڈھیلے مار کر اُن کو ہٹانے کی کوشش کی، لیکن سماجی ہٹتے نہ تھے، وہ اوتاروں کو گالیاں دیتے اور چوبوں اور دوسرے ہندوؤں کو مارپیٹ کر رہے تھے۔ اس شور و شر میں گھاٹ کے سامنے کا بازار بند ہو گیا۔ اور اطلاع ملنے پر پولیس آئی۔ بعد میں کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر بھی آ گئے۔

سوامی شردھانند اور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پرنسپل، پروفیسر دیوان چند ایم۔ اے۔ وغیرہ ایک موٹر میں آئے اور وہ سماجیوں کو وہاں سے اپنے ساتھ لے گئے اس مارپیٹ میں ایک چوبے پر سماجیوں نے لٹھ سے حملہ کیا وہ گر پڑا تو اُسکو بچانے کے لیئے ایک نوجوان لڑکا اُس کے اوپر آ گیا۔ اُس کے سر پر سماجی کا لٹھ لگا جس سے سخت چوٹ آئی، بہت سے چوبوں کے چوٹیں لگیں۔ بعد دوپہر کلکٹر صاحب پھر وہاں آئے تھے، دوپہر سے ہی گھاٹ کے ہر دو طرف پولیس گارد کا پہرہ لگ گیا تھا۔ سماجیوں کے اس خوفناک حملے سے شہر بھر میں سنسنی پھیل گئی، اور بھگوان کا مکٹ گرانے کی خبر نے شہر والوں کے دلوں کو پاش پاش کر دیا +

# سماجیوں کے خلاف نفرت ناراضگی کا جلسہ

۲۲ر فروری کو ایک ہندی نوٹس تقسیم ہوا جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے :-

"تمام سناتن دھرمی سجنوں سے نویدن ہے کہ تاریخ ۲۲ر فروری ۱۹۲۵ء کو شری گوردھن ناتھ جی کے مندر (سوامی گھاٹ) میں شام کے تین بجے کئی ضروری اُمور پر وچار کرنے کے لئے سناتن دھرمیوں کی سارو جنک سبھا ہوگی جس میں باہر کے آئے ہوئے سناتن دھرمی سجن بھی شامل ہوں گے۔ اس لئے تمام سناتن دھرمی سجنوں کو ٹھیک وقت پر ضرور پدھارنا چاہیئے۔

نویدک :- منتری برج منڈل سناتن دھرم سبھا۔ متھرا"

چنانچہ وقت مقررہ پر یہ جلسہ زیر صدارت ودیا کلانذہی جوشی بابا ۱۰۸ شری شیو پرکاش لال جی رئیس اعظم (آنریری مجسٹریٹ) متھرا ہوا۔

پہلے پنڈت ہری پرپنا چاریہ جی شاستری ودیا بھوشن اٹاوہ نواسی۔ پنڈت گورودت جی مہوپدیشک شری سناتن دھرم پرتی ندی سبھا پنجاب۔ اور پنڈت راج نراین جی ارمان کھٹ شاستری (اڈیٹر ہند و سماچار) کے مختصر لیکچر ہوئے۔ پھر لکشمن اچاریہ جی مہاراج نے اپنی تقریر کی، جس کا خلاصہ یہ ہے :-

"دو ایک سال سے یہ بات مشہور تھی کہ متھرا میں دیانند شتابدی ہوگی۔ ہم لوگ یہ بخوبی جانتے تھے کہ دیانند کون تھے۔ لیکن متھرا کے سناتن دھرمیوں نے اُن کو جگہ دی۔ یہ سمجھکر کہ وہ ہمارے مہمان ہیں۔ کسی سناتن دھرمی بچے نے بھی سماجیوں کے جلسہ

میں جاکر کوئی دگھن نہیں ڈالا لیکن یہاں جو سناتن دھرم کا پرچار ہو رہا ہے اُس میں دیانند شتابدی والے سماجیوں نے کس قدر اودھم مچایا اور کتنا دگھن ڈالا۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں، آریہ سماجی یہاں گالیاں تک دیکر چلے گئے، اور باہر بازار میں بھی شور مچاتے رہے، اور غیر مہذب الفاظ کہتے رہے، مگر ہم لوگ یہ خیال کرکے خاموش رہے کہ اُن کی یہ عادت ہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جس اشٹ دیونٹ ناگر بھگوان کرشن پر تمام برج والے نچھاور ہو رہے ہیں، اُن کے مندروں میں سماجی لوگ جوتے اور جرابیں پہنکر گئے۔ اور کئی طرح کی خرابیاں کیں، ہم لوگ گنگا جی کو بھگوان کے چرنوں سے نکلا ہوا مانتے ہیں اور جمنا جی کو تو بھگوان کی خاص پٹ رانی ہی سمجھتے ہیں، افسوس ہے کہ سماجی لوگوں نے اُس جمنا جل کو گندہ پانی وغیرہ کہا۔

اور سب سے بڑھکر نفرت انگیز حرکت یہ ہے کہ جو کٹ بھگوان کرشن چندر جی کا اُس وقت کا ہے کہ جب کنس کو مار کر آپ نے وشرام کیا تھا، اُس کٹ کو وشرانت گھاٹ پر سماجیوں نے اپنی ہاکی سٹک سے کھینچکر ٹپک دیا۔ اور دو تکیے بھی باہر تک کھینچ لائے، اور سائن بورڈ کو توڑ ڈالا۔ اس پر بھی وہ لوگ ایکتا کا شور مچاتے ہیں شری رنگ ناتھ جی۔ رادھا رمن جی۔ مدن موہن جی۔ داؤجی۔ اور دوارکا دھیش جی وغیرہ کے مندروں میں سماجیوں نے جو کچھ شرمناک حرکات کی ہیں وہ سب جانتے ہیں، وہاں کے مختصر حالات دوسرے صاحبان سُنائیں گے۔

**ایکتا اور ہندو سنگھٹن** کی آڑ لیکر آریہ سماجی ہم لوگوں پر کب تک اتیاچار کرتے رہیں گے۔ کیا کبھی سناتن دھرمی بیدار بھی ہونگے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رنگ ناتھ جی کے مندر کی بے عزتی ہوئی ہے اُس سے ہمارا کیا تعلق ہے

لیکن ایسے لوگ بخوبی یاد رکھیں کہ آریہ سماجی لوگ ایک ایک گھر جاکر بےعزتی کرینگے۔

بعدازاں شری کرشن پر پتا چار یہ جی قائم مقام شری مندر رنگ ناتھ جی نے وہ حالات مختصر سنائے جو اس مندر کے متعلق پہلے صفحہ پر درج ہیں، اور علاوہ ازیں کہا کہ اکثر آریہ سماجی لوگ خود کو سناتن دھرمی کہکر مندر میں گئے اور بھگوان کی مورتی کے پاس جاکر کہتے تھے کہ یہ پتھر کی مورتی کیا کرسکتی ہے۔ اور بھگوان کے سامنے کھڑے ہوکر جرابیں پہنتے تھے، روکنے پر کہتے تھے کہ ان مورتیوں کو توڑکر یہاں گوروکل قائم ہوگا۔ سماجیوں نے جگموہن کے اندر جاکر تھوکا روکنے پر کہا کہ تمہارے باپ کا مندر نہیں ہے، پہرہ والوں سے کہتے تھے کہ ہم تین لاکھ آدمی یہاں آئے ہیں، تمہارے مندر کے ٹکڑے اڑادینگے۔ بھگوان کا نام لیکر سماجیوں نے گالیاں دیں۔ چندن پلہ بھی تھوکا جب سمجھدار اور مہذب سماجیوں سے ان سماجیوں کی شکایت کی تو اُنہوں نے بھی بھگوان کو گالیاں دیکر کہا کہ یہ سب اچھا کرتے ہیں۔ پتھر پوجنا خراب ہے۔ اب یہاں آریہ سماج اور گوروکل قائم ہوگا۔ بعدازاں پجاری چاونڈا دیوی نے کہا کہ شیتلا جی کی مورتی کو سماجیوں نے اکر پاؤں سے ٹھکرایا اور روکنے پر گالیاں دیں۔ دشرتھ رائے جی نے کہا کہ متھرا میں کنس کے قلعہ کے قریب بھیروں کی مورتی کی سماجیوں نے سخت بے ادبی کی اور اُسکو گرادیا۔ آس کے رادھا رمن جی کے مندر کے قائم مقام گوسوامی جے کرشن جی نے سماجیوں کی شیطانی اور دل آزار حرکات مختصر اُسنائیں۔ زیادہ تو وہی حالات تھے جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں علاوہ ازیں آپنے فرمایا کہ جب بندرابن میں گوروکل آیا تھا تو خیال ہوا تھا کہ آریہ سماجی لوگ مورتی کی عزت نہیں کرتے ہیں اسلیئے مندروں میں اُنکے جانیکی ممانعت کردیگئی تھی، لیکن بعد میں اوداچیت لوگوں نے اس بندش کو ہٹادیا۔ سماجیوں نے ہمارے مندروں پر ہی اتیاچار نہیں کیا بلکہ ہمارے دلوں کے دڑھ سناتن دھرمی بھاوں (جذبات پر) بھی حملہ کیا ہے۔ ڈی، اے، وی کالج کے لڑکوں نے بھی ہمیں آکر گالیاں دیں۔ جوتا اور جراب اُتارنے پر جب اُنکو کہا

تو اُنہوں نے کہا کہ یہ مندر پبلک کا ہے تمہارے باپ کا نہیں ہے، پبلک جسطرح چاہیگی کریگی، سماجیوں نے ہمسے کہا کہ دروازہ کھُلوا دو، ورنہ ہم دو لاکھ آدمی یہاں آئے ہیں دروازہ جبراً توڑ دینگے اور اندر آکر تمہاری بوٹی بوٹی کر دینگے۔ پولیس کی لال پگڑی دیکھکر وہ خاموش ہوئے۔ اب یہ بات طے ہوجانی ضروری ہے کہ آریہ سماجی لوگ ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں اور وہ ہمارے مندروں کو آریہ سماج اور گوروکل بنانا چاہتے ہیں۔

ازاں بعد مندر شری رادھارمن جی بندرابن والے شری گوسوامی مدنموہن جی نے حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا

"شری متھرا جی اور شری بندرابن دہام وغیرہ کتنے ہی برج منڈل کے تیرتھ سھتانوں اور دیو مندروں میں دیانند جنم شتابدی پر آئے ہوئے آریہ سماجیوں کے اس ہفتہ میں کیئے ہوئے نیم درودہ اور ہردے وِدارک (دلوں کو چھلنی بنانیوالے) اتیاچاروں کا ہونا جو اب تک معلوم ہوا ہے اُس پر سناتن دہرمیوں کی یہ ساد جنک سبھا سخت گھرنا اور شوک پرگٹ کرتی ہے" اس کی تائید تمام حاضرین نے کی ازاں بعد ایک سب کمیٹی حسب ذیل اصحاب کی قائم ہوئی:۔ ودّیا کلانِدھی جوشی بابا شری ۱۰۸ شیو رتیا لال جی۔ ڈاکٹر رادہا ولبھ جی پاٹھک۔ بابو بسنت لال جی وکیل۔ پنڈت نٹورلال جی چترویدی۔ گوسوامی چھبیلے لال جی۔ لالہ ہرے کشن لال جی۔ لالہ سوہن لال جی گوئل۔

سب کمیٹی کا کام یہ قرار پایا کہ شری رنگ ناتھ جی کے مندر کی دیواروں پر جو ناشائستہ الفاظ سماجیوں نے لکھے ہیں اُنکا فوٹو لیا جائے دیگر اتیاچاروں کی تفصیل معلوم کی جائے اور مکمل رپورٹ تیار کرکے مع فوٹو کی کاپی کے سناتن دھرمی نیتاؤں کے پاس بھیجی جائے۔

## متھرا اور بندرابن کے فساد اور سماجیوں کی شیطانی حرکات کے ذمہ دار کون ہیں؟

دیانند جنم شتابدی اُتسو کے سلسلے میں پہلے سے ہر جگہ سماج کا پرچار ہو رہا تھا وہ سخت ناشائستہ اور ہندوؤں کے لیئے دل آزار تھا، تصویریں بھی شائع کی گئیں۔ چنانچہ ایک تصویر میں شیو جی

کی نیڈی دیکر اُسکی بے ادبی کیگئی ہے اور دیانند اور بھگوان کرشن کی تصویریں دیگئی ہیں۔ چند لوگ بھگوان کرشن سے کہتے ہیں کہ بھارت ورش کا اُدّھار کس طرح ہوگا تو بھگوان کرشن دیانند کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ کریگا۔ یہ تصویر تمام ہندوؤں کیلئے سخت دل آزار ہے غرض شتابدی پرچار کے سلسلے میں سماجیوں اور سماجی اخباروں نے عام سماجیوں کے جوش سناتن دھرم اور مورتی پوجا کے خلاف سخت بھڑکا دیے تھے، اور شتابدی ہوتے ہوئے بھی سماجی اخبارات اشتعال انگیز الفاظ لکھتے رہے اخبار تیج کا فائل اس سلسلہ میں دیکھنے کے قابل ہے اور شردھانند کے لڑکے اندر نے اپنے اخبار ارجن مطبوعہ ۲۲ فروری میں شردھانند کی ایک تقریر شائع کی جو دیانند شتابدی کے ایک جلسہ میں شردھانند نے کی تھی، اُس میں یہ سطور قابل غور ہیں :- "میں آریوں سے کہتا ہوں تم آگے بڑھو ہندو تمہارے پیچھے چلینگے۔ ہندو لوگ سدا تمہارے پیچھے چلے ہیں۔ شدھی آندولن کا اودھاہرن تمہارے سامنے ہے۔ ہندو لوگ پہلے کب مانے ہیں یہ تو زبردستی کرنے پر ہی مانتے ہیں" وغیرہ۔

دیانند شتابدی کے جس جلسہ میں ہزارہا سماجیوں نے یہ الفاظ سُنے ہونگے ظاہر ہے کہ اُنکے جذبات ہندوؤں کے خلاف کس قدر بھڑک گئے ہونگے۔ اور اُنہوں نے ہندوؤں کو بالکل معمولی چیز سمجھ لیا ہوگا یہ اخبار ارجن ۲۲ فروری کا ہی جو دو دن پہلے حسب قاعدہ ۲۰ فروری کو شائع ہوگیا تھا، شردھانند کی یہ تقریر اور اس ارجن کے شائع ہونیکے بعد ہی ۲۱ فروری کو وشرانت گھاٹ متھرا پر سماجیوں کا حملہ ہوا ہے جہاں اُنہوں نے بھگوان کرشن کے مکٹ اور تکیے وغیرہ کو نیچے گرا کر تمام ہندوؤں کی بیحد دل آزاری کی ہے لہٰذا متھرا اور بندرابن کے فساد اور سماجیوں کی ان شیطانی حرکات کی ذمہ داری آریہ سماج کی تعلیم کے علاوہ دیانند شتابدی کے سلسلہ کا پرچار اور اخبار تیج کی غلط بیانیاں اور اخبار ارجن کی مذکورہ بالا شائع شدہ عبارت اور شردھانند کی یہ جوش بھڑکانیوالی تقریر ہے۔ ان باتوں کی کوئی تردید نہیں کر سکتا۔ یہی شردھانند کی پارٹی ایک خاص فریق بنی ہوئی تھی جسکی حرکات کی باعث پارسال دہلی کا خوفناک فساد ہوا تھا اب یہ لوگ ہندوؤں اور سماجیوں کو لڑا کر اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں

## سناتن دھرمی لیڈر کہاں ہیں؟ اور سناتن دھرمیوں کا کیا فرض ہے؟

عرصہ سے شور برپا ہے کہ ہندو سنگھٹن وغیرہ کی آڑ لیکر آریہ سماجی لوگ ہندو دھرم کے خلاف سخت دل آزار حرکات کر رہے ہیں، ایسے اکثر حالات پنڈت مدن موہن جی مالوی اور پنڈت دین دیال جی ویا کہیان واچسپتی کے سامنے بھی سناتن دھرمیوں نے رکھے لیکن شری مالوی جی کی ہر دلعزیزی اور دُنیاوی باتوں کی وجہ سے اُن پر پردہ پڑتا رہا۔ اب متھرا اور بندرابن کے حالات پر بھی اُنکی ہر دلعزیزی اور باہمی تعلقات کی مصلحت کا پردہ پڑ جائیگا۔ یہ ہماری پیشینگوئی ہے اسلیئے ہم تمام سناتن دھرمیوں کو پُرزور توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان ناشائستہ حرکات کے خلاف نفرت و ناراضگی کے جلسے کرکے ریزولیوشن پاس کریں اور لفٹننٹ گورنر صوبہ متحدہ الہ آباد اور وائسرائے ہند کے پاس اہتمام دہلی بھیجکر ان پر زور دیں کہ متھرا اور بندرابن کی حرکات کے متعلق سماجیوں کے خلاف انہوں نے کیا نوٹس لیا ہے۔

**بعض سماجیوں کا سفید جھوٹ**: شردھانند نے اپنی ایک چٹھی جسمیں نارائن چوبے برہمچاری اور گرد ہوج شرما چترویدی کی بھی نام ہیں اپنے اخبار تیج ۲۵ فروری میں شائع کرائی ہے جسمیں وشرانت گھاٹ کے فساد کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ اس نے آریہ سماج اور چتر ویدی پنڈتوں اور اتیہ سناتن دھرمیوں کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آسکتا" یہ چٹھی سراسر دھوکہ بازی کی ہے کیونکہ ۲۲ فروری کو متھرا کا سارو جنک سناتن دھرمیوں کا جلسہ ہی اسکی تردید کردیتا ہے جسکی مکمل رپورٹ اخبار ہذا میں درج ہے معلوم ہوتا ہے کہ شردھانند یہ فسادات کرا کے بُرے نتیجہ کا خیال کرکے گھبرا گیا ہے اور جھوٹی اطلاعیں شائع کرا رہا ہے ہندوؤں کو اسکے دھوکہ میں ہرگز نہ آنا چاہیئے، دوسرا سفید جھوٹ اخبار ملاپ کا ہے جس نے تمام فساد میں چوبوں ہی کی زیادتی ظاہر کی ہے اور اپنے گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھا۔ ملاپ یہ بھی لکھتا ہے کہ "پنڈت راج نارائن نے گندے اشتہار بانٹے اور لیکچر دیئے اور چوبوں اور پنڈوں کو اُکسایا" ہم اس دھوکہ باز اور دروغگو سے دریافت کرتے ہیں کہ سناتن دھرمی ودوانوں کے لیکچر متھرا میں ۱۹ فروری کی شام سے شروع ہوئے ہیں اور ۱۹ فروری کی صبح ہی کو ہم مع دیگر ودوانوں کے متھرا پہنچے، لیکن اس سے پہلے چودہ فروری سے لیکر ۱۸ فروری تک بندرابن کے مندروں پر حملے ہوئے اور گالیاں دیگئیں مار پیٹ ہوئی اور متھرا کے کئی گھاٹوں پر کشمکش ہوتی رہی وہ کن شیطانوں کے لیکچروں اور اکساہٹ سے ہوئی تھی؟ اخبار ہندو نے فساد کے حالات درست لکھے ہیں، ہماری طرف سے کوئی گندہ اشتہار نہیں لگایا گیا بلکہ سناتن دھرم کے پرچار کے متعلق ایک اشتہار اور ایک ہینڈ بل نکلا تھا اور کئی ہزار ٹریکٹ مفت تقسیم ہوئے تھے جنکا جواب کوئی سماجی ودوان مہاپرلے تک نہیں دے سکتا۔ آریہ سماجیوں کی نظروں میں اُنکی بدقسمتی سے ہم بہت کھٹک رہے ہیں کیونکہ سناتن دھرم کے پرچار میں ہم زیادہ سرگرمی دکھاتے رہتے ہیں ایشور ان لوگوں کی حالت پر رحم کرے جو بہت خطرناک اور بیحد شرمناک الزام لگا کر اپنی آتما کا ستیاناش کر رہے ہیں۔